Rs: 3/- 107821

ہفت روزہ
الجمعیۃ
نئی دہلی

جلد ۵۱ شمارہ ۳۸ ۲۰ تا ۲۶ ستمبر ۲۰۰۲ء ۱۲ تا ۱۸ رجب المرجب ۱۴۲۳ھ

گورو یاترا کے دوران مسلمانوں کے خلاف کھلی

اشتعال انگیزی

مودی نے فساد کے زخم پھر تازہ کر دیئے

"ہم پانچ ہمارے پچیس والوں کے لئے یہاں کوئی جگہ نہیں" کہہ کر مودی نے فرقہ پرستوں کو اشارہ دے دیا ہے کہ وہ جو کرنا چاہیں کر گزریں حکومت اور انتظامیہ پوری طرح ان کے ساتھ ہے

— محمد سالم جامعی

آزاد ہندوستان کی تاریخ کا یہ پہلا اور شاید آخری عجیب و غریب واقعہ ہے کہ کسی ریاست کا وزیر اعلیٰ اپنے دور اقتدار میں ہونے والے شرمناک فسادات پر جس میں ہزاروں معصوم افراد موت کے گھاٹ اتار دیے گئے، لاکھوں نوجوانوں، بوڑھوں، عورتوں اور بچوں کو مسلسل مہینوں تک ریلیف کیمپوں میں رہنا پڑا اور اربوں روپے کی قومی و ذاتی جائدادیں تباہ و برباد کر دی گئیں "گورو یاترا" نکال کر خوش ہو رہا ہے۔ حق تو یہ تھا کہ ان المناک واقعات کے بعد وہ اپنی نااہلی کا احساس کرتے ہوئے شرم کے مارے خود ہی مستعفی ہو جاتا لیکن اسے بے شرمی کی حد ہی کہا جائے گا کہ وہ اپنی ان حرکتوں اور نااہلیوں کے باوجود صرف کرسی اقتدار پر براجمان ہے بلکہ ان المناک و شرمناک واقعات کو اپنے اور پورے گجرات کیلئے قابل فخر قرار دے رہا ہے۔

دراصل گجرات کا یہ ہٹلر جس قبیل سے ہے اس کی خصلت ہی یہ ہے کہ وہ شرم پروف بن جاتا ہے۔ نریندر مودی کے مرکز میں بیٹھے ہوئے آقاؤں کا حال بھی کچھ اس سے الگ نہیں ہے۔ وہ پچھلے پانچ سال سے بھی کم اقتدار کے عرصہ میں عوام کو ایک درجن سے زیادہ جھٹکے دے چکے ہیں اور ابھی تک اس بات پر فخر کر رہے ہیں کہ ان کی پارٹی بی جے پی جو اور پارٹیوں کے مقابلے میں بھارت کی واحد ڈسپلن اور اصول والی پاک صاف پارٹی ہے۔ ہماری مرکزی حکومت کو گجرات میں مودی کی "محدود اور محفوظ" کارکردگی پر فخر ہے۔ بی جے پی کے ترجمان [illegible] بی جے پی کے صدر وینکیا نائیڈو نے گجرات کے اس ہٹلر کی "گورو یاترا" کو ہری جھنڈی دکھا کر ثابت بھی کر دیا ہے کہ ان کی پارٹی کو مودی کی کارکردگی پر پورا پورا فخر ہے۔ خود ہمارے وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی جو گوبلز آچاریہ بی جے پی کا مکھوٹا ہیں اور ہمارے وزیر داخلہ لال کرشن اڈوانی جو بزعم خود "چھوٹا سردار" خود کو کہتے ہیں، ابھی تک نہ صرف مودی کی اس بے شرمی سے بھرپور احمقانہ حرکت پر خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں بلکہ مختلف طور پر پراسرار انداز میں اس کی تائید و حمایت میں مصروف ہیں۔ بھارتیہ جنتا پارٹی اور اس کی مرکزی قیادت اس بات پر بھی خوش ہے کہ مودی نے اپنی نام نہاد گورو یاترا کے دوران ایک بار پھر اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں کو نشانہ بنانے میں کوئی چوک نہیں کی ہے۔ گجرات کا یہ ہٹلر اپنی نام نہاد یاترا کے ساتھ جہاں بھی مسلم علاقوں سے گزرا وہیں اس نے مسلمانوں کے خلاف جی بھر کر زہر اگلا ہے۔ حد کی بات یہ ہے کہ یہ زہریلا سانپ ان ریلیف کیمپوں سے گزرتے ہوئے بھی جہاں ابھی بھی حکومت کی طرف سے ان کیمپوں کو بند کر دینے کے باوجود ہزاروں افراد بے بسی اور بے کسی کی زندگی گزار رہے ہیں اور جو انسانیت کے ناطے ہر طرح کی ہمدردی کے مستحق ہیں اپنی سرشت کو نہ چھپا سکا۔ مودی نے ایک کیمپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ "یہ وہ لوگ ہیں جن کا نعرہ ہے ہم پانچ ہمارے پچیس اور ہم ایسے لوگوں کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔" جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ مودی نے جرمنی کے ہٹلر کی طرح گجرات کے فرقہ پرستوں کو یہ اشارہ دے دیا ہے کہ وہ جو چاہیں کریں حکومت پوری طرح ان کے ساتھ ہے۔ یہ وہی ڈائیلاگ ہے جو گزشتہ سہ ماہی فساد میں مودی بار بار "عمل اور رد عمل" کے عنوان سے بولتا رہا ہے اور جس نے پورے گجرات کو خاک و خون کا شکار بنا دیا تھا۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا گجرات کا یہ ہٹلر ملک کے دستور اور آئین کی اسی طرح دھجیاں اڑاتا رہے گا اور کیا گجرات کا یہ تاناشاہ ایک بار پھر گجرات کو آگ و خون کے حوالے کرنا چاہتا ہے؟ سچ ہے کہ اس وقت بی جے پی اپنی زندگی کے بدترین سیاسی دور سے گزر رہی ہے، اسے دوبارہ اقتدار میں لانے کیلئے مودی جیسے متعصب اور مسلم دشمن شخص کی ضرورت ہے جو مسلمانوں کے خلاف اشتعال انگیزی کر کے ہندوؤں کے خون کو گرما سکے تاکہ اقتدار میں اس کی واپسی ممکن ہو سکے لیکن سوال یہ ہے کہ پھر اس راج دھرم کا کیا ہوگا جس کا ہمارے وزیر اعظم جناب واجپئی برابر پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ کیا یہ بھی واجپئی جی کے راج دھرم کا ہی کوئی حصہ ہے کہ پہلے اپنے مخالفوں کو قتل کرو، ان کی بستیوں کو جلا ڈالو اور ان کی املاک و جائداد کو خاک کے ڈھیر بنا دو اور پھر کھلے عام اسے فخریہ بات قرار دے کر ایک خاص فرقہ کے خون کو گرمایا جا رہا ہے اور اگر یہی واجپئی جی کا راج دھرم ہے تو پھر یہ کہنا ہی بیکار ہوگا کہ وہ مودی کو لگام لگائیں اور انہیں برطرف کر کے ریاست میں صدر راج نافذ کریں اس لیے کہ گجرات کا یہ ہٹلر بلاشبہ خود نہیں بلکہ خود واجپئی اور اڈوانی کے اشاروں پر ہی ناچ رہا ہے۔

بدنہاد مودی جو کچھ گجرات میں کر رہا ہے شاید جرمنی کے نازی ہٹلر کی روح بھی اس سے شرمندہ ہوگی، ہٹلر جرمنی میں جو کچھ کر رہا تھا اس کی تائید اس کی ماتحت چوکڑی کرتی تھی جبکہ یہاں معاملہ بالکل الٹا ہے یہاں ماتحت قاتلانہ حرکتیں کر کے ان پر فخر کر رہا ہے اور اس پر اس کے آقا اس کی پیٹھ تھپتھپا رہے ہیں۔

ہمارے خیال میں مودی کی ان حرکتوں اور خلاف آئین و دستور سرگرمیوں کے خلاف حقوق انسانی سے متعلق تنظیموں اور ملک کے سیکولر اور انصاف پسند دانشوروں کو آگے بڑھ کر مرکزی و ریاستی حکومتوں کا محاسبہ کرنا چاہیے اور مودی کی اس بکواس کا سخت نوٹس لینا چاہیے۔ ملک کے ہر شہری کو باوقار زندگی گزارنے کا حق ملک کے آئین نے عطا کیا ہے اور اگر کوئی اس حق کو چھیننے کی کوشش کرتا ہے تو یہ آئین کی توہین اور اس کا کھلا انحراف نہیں ہے تو اور کیا ہے۔

یہ بات خوش آئند ہے کہ اقلیتی کمیشن نے گجرات میں مودی کی نام نہاد گورو یاترا کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے اور اسے خلاف آئین قرار دیتے ہوئے اس پر مرکزی حکومت سے پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ مودی نے اس یاترا کے دوران جو اشتعال انگیزیاں کی ہیں اور مسلمانوں کے خلاف جو کچھ کہا ہے کمیشن نے اس کی رپورٹ بھی طلب کی ہے۔ اب دیکھنا

باقی صفحہ پر

عراق پر امریکی حملہ کی تیاری

کیا اقوام متحدہ اسے روکنے میں کامیاب ہوسکے گی؟

افغانستان پر حملہ کے بعد امریکا کی اسرائیل فلسطین تنازعہ میں کھلے عام اسرائیل کی طرفداری کرنا اور سوڈان، شام و لیبیا جیسے ممالک کے خلاف پابندی لگانا ایسے موضوعات ہیں جن سے صاف طور سے یہ پیغام ملتا ہے کہ امریکا کی دہشت گردی مخالف مہم دہشت گردی کے خلاف نہیں بلکہ صرف اسلام کے خلاف ہے

ہفت روزہ **الجمعیۃ** نئی دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم — شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جواہر القرآن

سورہ ھود : ۱۱ — ترجمہ آیات : ۸۲-۸۳ — حضرت شیخ الہندؒ

○ پھر جب پہنچا حکم ہمارا کر ڈالی ہم نے وہ بستی اوپر تلے اور برسائے ہم نے اس پر پتھر کنکر کے تہ بہ تہ ف۱

○ نشان کئے ہوئے تیرے رب کے پاس ف۲ اور نہیں ہے وہ بستی ظالموں سے کچھ دور ف۳

فوائد —— **علامہ شبیر احمد عثمانیؒ**

ف۱ جبرئیل علیہ السلام نے ان بستیوں کو اٹھا کر آسمان کے قریب لے جا کر پلٹ دیا۔ اس طرح سب بستیاں تہ و بالا ہو گئیں [illegible] (انجیل یا تورات)

ف۲ "مسومۃ" کے معنی مترجم محقق نے "نشان کئے ہوئے" کئے ہیں [illegible]

ف۳ [illegible]

ف۴ [illegible] "وما ہی من الظالمین ببعید" کا مطلب یہ ہے کہ اس طرح کا عذاب ایسے ظالموں سے اب بھی کچھ دور نہیں۔ ہمیشہ خدا کے غضب سے ڈرتے رہنا چاہیے۔

ملک وملّت بچاؤ تحریک کیوں؟

ہندوستان ایک آزاد، جمہوری اور دستوری ملک ہے۔ ہمارے دستور ساز جب ملک کا آئین تیار کررہے تھے تو بجا طور پر انہیں یہ احساس تھا کہ جمہوریت میں اکثریت حاوی ہوجایا کرتی ہے اور وہ اپنی تعداد کے تناظر میں اقلیتوں کے حقوق کی پرواہ تک کرنے کی زحمت نہیں کیا کرتی اور غالباً ان کا یہی احساس تھا کہ دستور میں بطور خاص اقلیتوں کے لیے تحفظ اور ان کے حقوق کی تکمیل کے لیے متعدد دفعات رکھی گئیں جن میں اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ اقلیتوں کا مذہب، ان کی زبان اور تعلیم پر اکثریت شب خون نہ مار سکے۔

ہندوستان میں آزادی، جمہوریت اور دستور پر نصف صدی سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے مگر آج بھی کچھ لوگ اور تنظیمیں ملک میں ایسی ہیں جو ابھی تک اقلیتوں کو دیئے گئے خاص حقوق کو اپنے حلق سے نیچے نہیں اتار پائی ہیں، یہ تنظیمیں جنہوں نے آر ایس ایس کے پیٹ سے جنم لیا ہے جس کا مقصد ہی ملک سے اقلیتوں کو ختم کرکے اسے ہندو راشٹر بنانا ہے، مسلسل اس کوشش میں لگی ہوئی ہے کہ اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں کو ان کے مذہبی حقوق سے محروم کرکے ان سے ان کی مذہبی شناخت چھین لی جائے اور اس طرح انہیں دوسرے درجہ کی شہریت قبول کرلینے پر مجبور کردیا جائے۔

فرقہ پرستوں کی طرف سے مسلسل یہ کوشش جاری ہے کہ سرکاری و نیم سرکاری اداروں لوک سبھا، اسمبلیوں اور دوسرے سیاسی و سماجی اداروں میں مسلمانوں کی نمائندگی کے تناسب کو کم سے کم کردیا جائے اور اسی کوشش کا نتیجہ ہے کہ آزادی کے بعد کے پچپن برسوں میں مسلمانوں کی نمائندگی کا گراف گر کر آخری سطح پر پہنچ چکا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہیں بھیانک خونریز فسادات میں ہونے والی زبردست جانی و مالی تباہی و بربادی کا بھی سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ پولیس اور انتظامیہ کا رویہ بھی جانبدارانہ ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں مسلمان ہی مارے جاتے ہیں وہی زخمی ہوتے ہیں وہی گرفتار ہوتے ہیں اور انہیں کا قیمتی اثاثہ تباہ و برباد کردیا جاتا ہے۔ حد کی بات تو یہ ہے کہ اس ظلم و زیادتی کے خلاف کوئی موثر کارروائی تو کیا ظالموں اور قاتلوں کے خلاف ایف آئی آر تک درج نہیں کی جاتی اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ غریب مسلمان لٹ پٹ کر خاموش ہوکر بیٹھ جاتا ہے۔ اس معاملہ میں ملک کی تقریباً سب ہی سیاسی پارٹیوں اور حکومتوں کا رویہ برابر ہی رہا ہے جس کے نتیجہ میں مسلمان معاشی، تعلیمی، سماجی اور قومی اداروں میں نہ صرف نمائندگی سے محروم ہیں بلکہ وہ انصاف کے حصول میں بھی اپنے آپ کو کمزور سمجھنے لگے ہیں۔

ابھی حال ہی میں گجرات میں ریاست گیر پیمانہ پر جو کچھ ہوا اسے دیکھا جائے تو صاف طور پر فرقہ پرست سنگھ پریوار کے عزائم کو دیکھا اور سمجھا جاسکتا ہے۔ ۲۸ فروری سے مسلسل تین ماہ تک پورے گجرات میں عمل اور ردعمل کا فلسفہ بگھارتے ہوئے ریاست گیر پیمانے پر جو خونی کھیل کھیلا گیا ہے اس نے پورے ملک اور انصاف پسند سماج کو ہلاکر رکھ دیا ہے۔ بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ یہ سب کچھ اقتدار کی سرپرستی اور اس کے اشاروں پر انجام دیا گیا ڈرامہ تھا۔ گجرات کے اس سنگین فساد میں ہزاروں افراد اپنی قیمتی جانوں سے انتہائی دردناک اور دہشت ناک کے ساتھ ہاتھ دھو بیٹھے لاکھوں لوگوں کو رفیوجی بن کر کیمپوں میں رہنا پڑا۔ اچھے خاصے کھاتے کماتے خاندان اپنی قیمتی جائدادوں کو چھوڑ کر اپنے گھروں سے باہر زندگی گزارنے پر مجبور کردیئے گئے۔ ہزاروں افراد ابھی بھی لاپتہ ہیں جبکہ گجرات کا ہٹلر مودی آج بھی مسلمانوں کے خون کا پیاسا بنا ہوا ہے۔ ہماری مرکزی حکومت اور اس کے وزیر اعظم جو بقول کسی کے "چار یہ واقعی ایک مکھوٹا ثابت ہورہے ہیں" کبھی تو مودی کو راج دھرم کی بجائے راج دھرم اپنانے کا مشورہ دیتے ہیں اور کبھی مسلمانوں کی طرف شدت پسندی کی نسبت کرکے مودی کے گجرات میں اپنائے گئے راج دھرم کو جائز ثابت کرنے کی کوشش شروع کردیتے ہیں یہ ان کا دوغلا پن نہیں ہے تو اور کیا ہے۔ گجرات کے انہیں فسادات نے ایڈوانی جی کی مرکزی حکومت پر پکڑ کو مضبوط کردیا ہے اور ان کے چیلے کی مسلمانوں کو برباد کردینے کی کامیاب منصوبہ بندی نے سنگھ پریوار میں ان کی اہمیت اجاگر کردی ہے۔

جمعیۃ علماء ہند جو ہندوستانی مسلمانوں کی فعال اور باوقار تنظیم ہے ہمیشہ مسلمانوں کو سنگھ پریوار کے ناپاک عزائم سے خبردار کرتی رہی ہے۔ وہ ہمیشہ اس بات کیلئے کوشاں رہی ہے کہ ملک کا جمہوری اور دستوری ڈھانچہ مضبوط سے مضبوط ہو جبکہ سنگھ پریوار اقتدار و انتظامیہ کی مدد سے وہ صاحب سے اس آئینی نظام کو ختم کرکے اپنی پسند کا فاشسٹ نظام حکومت تشکیل دینے کی چاہ کررہا ہے۔ موجودہ حالات میں ظاہر ہے جمعیۃ علماء ہند کسی خاموش تماشائی کا رول ادا نہیں کرسکتی اس کے لیے موجودہ بحرانی حالات کو انگیز کرتا رہے آج صورت سے ہم گئی ہے۔ اس لیے اس نے ملک اور انسانیت کو بچانے کیلئے اپنی استعداد و استطاعت کے مطابق سنگھ پریوار کے فاشی عزائم کو بے نقاب کرنے اور ان کا موثر مقابلہ کرنے کے لیے میدان عمل میں اترنے کا فیصلہ کیا ہے۔

جمعیۃ علماء ہند نے جولائی کے شروع میں مرکزی حکومت اور اس کے وزیر اعظم کو اقلیتوں اور مسلمانوں کے تعلق سے بارہ مطالبات پر مشتمل ایک میمورنڈم بھیج کر مطالبہ کیا ہے کہ حکومت ۱۵ ستمبر تک اس کا تسلی بخش جواب دے اور اگر تاریخ مقررہ تک اس نے کوئی اطمینان بخش جواب نہ دیا تو جمعیۃ علماء ہند انصاف پسند اور سیکولر برادران وطن کو ساتھ لیکر سول نافرمانی کی تحریک شروع کردے گی۔

جس وقت یہ سطریں لکھی جارہی ہیں اس وقت تک حکومت کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا ہے اور قرین قیاس بھی یہی ہے کہ وہ اپنی طاقت کے زعم میں وہ کوئی جواب بھی نہیں دے گی اس لیے جمعیۃ علماء ہند کے صدر امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی دامت برکاتہم نے ۱۷ ستمبر کو جمعیۃ علماء ہند کی ورکنگ کمیٹی طلب کرلی ہے تاکہ مستقبل کے لائحہ عمل کا تعین کرکے حکومت کو اس کی اوقات بتائی جاسکے۔

جمعیۃ علماء ہند نے حالانکہ ابھی تحریک کے خدوخال واضح نہیں کئے ہیں اور ورکنگ کمیٹی ہی اس کے سلسلہ میں کوئی رہنمائی کرے گی مگر عوام میں اس سلسلہ میں جو جوش و خروش نظر آرہا ہے اس سے حکومت بوکھلائی ہوئی نظر آرہی ہے۔ حکومت کا خفیہ محکمہ نا تو حکومت کی جانب سے عام مسلمانوں تک سے ان کے یہ بات معلوم کرنے میں لگا ہوا ہے کہ اس کی ردعمل کی کیا کیفیت ہے۔

جمعیۃ علماء ہند نے حکومت کو بھیجے گئے اپنے میمورنڈم میں جو مطالبات رکھے ہیں ان میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس کی تکمیل کی راہ میں حکومت کو کسی دشواری کا سامنا ہو۔ ان میں فسادات کے سلسلہ میں انتظامیہ اور پولیس کو جوابدہ بنانے کی بات بھی کی گئی ہے۔ اقلیتوں کے تعلیمی اداروں اور دینی مدارس کے خلاف پروپیگنڈہ کی مذمت، فسادات میں ملوث افراد کے خلاف مقدمات چلانے کے لیے خصوصی عدالتوں کا قیام، دہلی ہائی کورٹ کی روشنی میں فسادات کے متاثرین کو معاوضہ کی ادائیگی کے لیے قانون سازی، بازآبادکاری کے لیے قانون سازی، حفاظتی دستوں میں مسلمانوں کی کم از کم ۲۰ فیصدی نمائندگی یقینی بنانا اور ان کی مسلم دشمنی پر پابندی، تمام اداروں سرکاری و نیم سرکاری شعبوں اور قانون ساز اداروں میں مسلمانوں کی ان کے تناسب کے اعتبار سے نمائندگی اور ریزرویشن نیز نصاب تعلیم کو فرقہ وارانہ مواد سے پاک کرنے جیسے اہم اور بنیادی مطالبات خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں۔

جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے پیش کردہ یہ مطالبات وہ ہیں جو بنیادی حیثیت کے حامل اور حق و انصاف پر مبنی ہیں اور جمعیۃ علماء ہند نے پورے عزم و حوصلہ کے ساتھ فیصلہ کیا ہے کہ اگر حکومت نے ان مطالبات پر توجہ نہیں دی اور انہیں منظور نہ کیا تو ملک و ملت بچاؤ تحریک کے زیر عنوان سول نافرمانی کی تحریک شروع کردی جائے گی۔

خدا کا فضل ہے کہ جمعیۃ علماء ہند کے اس اعلان کا ملک کے کونے کونے میں نہ صرف خیر مقدم کیا جارہا ہے بلکہ انتہائی جوش و خروش کے ساتھ اس تحریک کو کامیاب بنانے کے عزم و ارادہ کا بھی اظہار کیا جارہا ہے۔ ابھی تک حالانکہ تحریک کے لیے کسی تاریخ کا اعلان نہیں ہوا ہے لیکن ہزاروں ہزار کی تعداد میں ملت کے نوجوان جیل بھرنے کے لیے تیار بیٹھے ہیں اور ہر طرف سے تحریک کے ساتھ ہر طرح کے تعاون کی یقین دہانیاں کرائی جارہی ہیں۔ انشاءاللہ امید ہے کہ جیسے ہی جمعیۃ علماء ہند کی ورکنگ کمیٹی کوئی تاریخ مقرر کرے گی ملت کے نوجوانوں کے جوش و عزم میں مزید شدت آجائے گی اور امید کی جاتی ہے کہ انشاءاللہ جمعیۃ علماء ہند کی یہ تحریک ہر طرح کامیاب و کامران ہوگی۔

جمعیۃ علماء ہند اس کی قیادت پورے عزم و حوصلہ کے ساتھ میدان عمل میں اتر چکی ہے اب یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ مسلمانوں کے جائز اور حق و انصاف پر مبنی مطالبات پر توجہ دے کر ان کا کوئی مناسب حل پیش کرے اور اگر اس نے اپنی طاقت کے زعم میں مسلمانوں کو کمزور سمجھ کر ان مطالبات کو نظرانداز کرنے کی کوشش کی تو اس کے جو بھی نتائج ہوں گے اس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ □□

بی جے پی کو سپریم کورٹ جانے سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا

باجپئی حکومت عقل سے محروم ہے

گجرات میں صدر راج ناگزیر بن چکا ہے

معروف ماہر قانون اور کانگریس کے ترجمان کپل سبل ایم پی کا ایک انٹرویو

[illegible]

دفعہ ۳۵۶ لگانے کا اختیار صرف عاملہ کو ہے

وزیر قانون جن کرشنامورتی کا انٹرویو

[illegible]

جمعیۃ علماء ہند کے زیر اہتمام یوم احتجاج ودعاء منایا گیا

[illegible]

میزان

عبدالحمید نعمانی

برہمن واد انسانیت کے بھیس میں

ابھی حال ہی میں دلی ساہتیہ سمیلن کی طرف سے مشہور شاعر تلسی داس کے یوم پیدائش کے تعلق سے ایک تقریب منعقد ہوئی تھی جس کی رپورٹ کثیر الاشاعت رسالہ انڈیا ٹوڈے (۱۱ ستمبر ۲۰۰۲ء ص ۶۳) میں شائع ہوئی ہے۔ تقریب میں ... بی جے پی لیڈر ... نے تلسی داس جی کو انسانیت کا درس دینے والا شاعر قرار دیا۔ جب کہ تقریب کے صدر ... کا کہنا تھا کہ "شاعری میں جیتے ہوئے ہندو سماج کے لئے رام چرت مانس (تلسی داس کی تصنیف) تمام امراض کا کامیاب علاج ثابت ہوا"

حقیقت یہ ہے کہ برہمن وادی نظریے، عادت کے مطابق، دونوں مقرر ... نے آدھا سچ، جو مکمل جھوٹ سے زیادہ خطرناک اور نقصان دہ ہوتا ہے، بیان کیا ہے۔ اصل حقیقت پر پردہ ڈالنے کے لئے غیر متعلقہ بیان سے گریز کیا ہے۔

ابھی حال ہی میں ۸ ستمبر ۲۰۰۲ء کو ... آئی ٹی او، دہلی میں گاندھی میموریل ہال میں ... "ہندوستان میں سیکولرزم کا مستقبل" کے عنوان سے ایک سیمینار منعقد ہوا تھا۔ سیمینار میں مشہور مقررین نے ... انداز میں یہ بات کہی کہ ہندو دھرم نے مذہبی رواداری کا سبق دیا ہے اور یہ کہ ... رواداری پائی جاتی ہے۔ ... نے کہا کہ ... انسانیت اور انصاف کی تعلیم دی ہے۔ یہی آدھا ادھورا سچ ہے۔ ہندو سماجی نظام میں اصلاح اس لئے بھی نہیں ہو پا رہی ہے کہ سماج کو ... آدھے سچ کو قبول کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور اس میں برہمن واد کا فائدہ ہے۔ برہمن وادیوں نے ہزاروں سال سے ہر ممکن طور اور آدھا سچ بول کر، سماج کو حالات میں رکھا ہے، جو کہ زمانے کی ہوا اور وقت کے مطابق اپنا ... کیا جاتا ہے۔ غیر مسلم، ورن آشرم پرستوں کا ابہام ایک خاص مقصد سے ہوتا ہے۔ جب کہ مسلم ... (ابہام بھی) ... کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جن حضرات نے تلسی داس، رام چرت مانس کا مطالعہ کیا ہے، وہ یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ تلسی داس نے ورن آشرم اور برہمن وادی کے عام ... کی ہے۔ ان کا مقصد ایک مخصوص نظام کو فروغ اور اس کی گری ہوئی دیواروں کو ... تھا۔ ان کے نزدیک "ہندو سماج" سے مراد ورن آشرم پر اعتقاد رکھنے والے برہمن، کشتری (چھتری) اور ویش، خصوصاً برہمن ہے۔ ... ۸۵ فیصد آبادی ... ہے۔ تلسی داس کی تعلیمات کی روشنی میں انسانوں (انسانیت) سے مراد طبقاتی نظام (ورن آشرم) سے وابستہ افراد ... ہیں۔ نہ کہ پوری انسانیت یا تمام انسان۔ جیسا کہ ... نے اپنی ... باتوں سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

یہ چیز بہت افسوسناک ہے کہ تلسی داس جی نے عورتوں، شودروں، جانوروں کے ساتھ ... کیا ہے۔ کیوں کہ وہ ایک برہمن تھے۔ جب برہمنوں کا تقدس ... کے حق ...

بذات خود ہو جائیں گے۔

ढोल गंवार, सूद्र पसु नारी। सकल ताड़ना के अधिकारी॥

(رام چرت مانس، سندر کانڈ ۵۸-۳۰۲)

تلسی داس جی کے کچھ خاص شارحین اعتراض کی مختلف توجیہ کرتے ہیں۔ ... ہم کہتے ہیں کہ ... توضیحات، غیر منطقی اور بے معنی ہیں۔ ... آشرم ... عورتوں اور شودروں سے متعلق تلسی داس جی کے نظریے سے اتفاق نہیں ہے بلکہ انھوں نے ظلم کیا ہے۔ (تفصیل دیکھئے "... ")

دیگر مسائل پر گاندھی جی نے رام چرت مانس کے غیر منصفانہ بیانات پر تنقید کی ہے۔ البتہ ... تلسی کا دفاع بھی کیا ہے۔ ... حقیقت سے مطابقت نہیں رکھتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ کسی بھی کتاب یا آدمی کے بارے میں، اس کے مجموعی ... سے رائے قائم کرنی چاہئے۔ سوال یہ ہے کہ خواتین، خاص طور سے دوسرے مذاہب اور شودروں کے بارے میں تلسی داس جی کیا رائے تھی؟ انھوں نے کیا برہمن وادی ورن آشرم کے نظریے سے ہٹ کر وہاں بھی منصفانہ، اپنا یا جہاں انسانیت، انصاف کو ترجیح دی جا سکتی۔ تلسی جی کی ... ان کو کئی جگہ نے قرآن و حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے۔ لیکن انھوں نے یہ حقیقت نظر انداز کر دی کہ ... برہمن مذہبی کتابوں میں ... ہوئی ہے، سوائے قرآن مجید کے۔ ... اور عدم تضاد قرآن کی ایک بڑی خصوصیت اور امتیاز ہے۔ قرآن میں بتدریج اور ترتیب مختلف احکام مختلف ادوار سے متعلق ہیں۔ اس سلسلے میں ناسخ و منسوخ کا بعض مقامات پر لحاظ کرنا ضروری ہے۔ ایک آیت کی دوسری آیت سے تفسیر ہوتی ہے۔ بہرحال، تفصیل کا مسئلہ ہے ... اس تعلق سے ... خاصا ... ذخیرہ ہے۔ ان باتوں کو کسی کی حمایت و دفاع میں نہیں پیش کیا جا سکتا ہے۔ تلسی نے ایک منصوبہ بند نظریے کے تحت ایک منظم تحقیقی ادبیات کو پیش کیا ہے۔ کوئی چوپائی یا دوہرے کی توضیح نہیں ہے

सापत, ताड़त परुष कहंता। बिप्र पूज्य अस गावहिं संता॥
पूजिअ बिप्र सील गुन हीना। सूद्र न गुन गन ग्यान प्रबीना॥

(رام چرت مانس، ارنیہ کانڈ ۳۳-۱)

... برہمن پوجا کے قابل ہے۔ ایسا سنت کہتے ہیں۔ حسن کردار (شیل) اور اوصاف سے خالی بھی برہمن قابل پرستش ہے۔ خوبیوں کا حامل، اور علم و معرفت سے آراستہ بھی شودر احترام اور پوجا کے قابل نہیں ہے۔ جو آدمی برہمن وادی برتری جتانے کے لئے اصل کمالات اور خوبیوں کو نظر انداز کر کے اس حد تک جا سکتا ہے، اس سے درس انسانیت کی توقع بے معنی ہوگی۔ اس کے لئے صرف وہ انسانیت ہی قابل قبول ہو سکتی ہے جو برہمن واد کے فروغ اور ورن آشرم کے نظام کے لئے باعث تقویت ہو، تلسی کا پورا نظام فکر ...

برہمن واد اور طبقاتی نظام کے ارد گرد گردش کرتا ہے۔

اس سلسلے کی ایک چوپائی (ذیل) ارنیہ کانڈ میں ہے، جس میں کہا گیا ہے:

पुन्य एक जग महुं नहिं दूजा। मन क्रम बचन बिप्र पद पूजा॥
सानुकूल तेहि पर मुनि देवा। जो तजि कपटु करइ द्विज सेवा॥

(اریہ کانڈ میں تک مثل ایک ہی ہے (اس کے مانند دوسرا نہیں ہے۔ وہ ہے دل، عمل اور گفتگو سے برہمنوں کے قدموں کی پوجا کرنا جو فریب، حسد کو ترک کر کے، برہمنوں کی خدمت کرتا ہے۔ اس سے منی اور دیوتا خوش رہتے ہیں۔

(رام چرت مانس ارنیہ کانڈ ۳۳-۳۴)

البتہ یہ حقیقت ہے کہ رام چرت مانس میں بہت سے جواہرات بھی ہیں۔ اچھے اور سچے بول، بلند تعلیمات بھی ہیں۔ ان کا کون انکار کر سکتا ہے لیکن تلسی داس جی نے عام انسانوں کو پیش نظر نہیں رکھا ہے۔ کبیر، نانک نے بقیہ انسانیت کو مد نظر رکھا ہے۔ ان کی شاعری اور افکار کی اشاعت نے ورن آشرم کی عمارت کو شکست اور متزلزل کر دیا تھا۔ اس سے تلسی داس جی بہت فکر مند تھے۔ انھوں نے چاہے تعریف و تحسین کی یا مذمت، کسوٹی برہمن واد اور ورن آشرم ہے۔ جس میں برہمن ہر حال میں بالاتر اور پوجا کے قابل ہوتا ہے۔ جب کہ کبیر نے برتری کی کسوٹی اچھے عمل کو قرار دیا ہے۔ انقلابی سوچ ہندوستان میں اسلام کی تعلیم مساوات ہے، جس میں برتری اور اچھائی کا دارو مدار تقویٰ پر ہے، نہ کہ ذات یا برادری پر، لیکن

بلکہ عمل صالح اور تقویٰ پر ہے۔ ... اسلئے کی کوئی کوشش کرے، لیکن یہ حقیقت ہے کہ کبیر اور نانک جیسے سنتوں پر اسلامی تعلیمات اور تصور توحید کے زبردست اثرات تھے۔ اس لئے وہ کہہ سکے کہ

[illegible]

جولاہے کی جنم والے ہیں ... وہ مختلف قسم کے بھول اور بھرم (دھوکا) میں گرفتار رہتا ہے۔

केते कबीर राम लगि उबरे
हेतु भरोसे, पांडे डूबि मरे

کبیر کہتے ہیں کہ میں رام کے ساتھ موت و حیات کے بندھن سے چھٹکارا پا جاؤں گا، لیکن وید کے بھروسے پانڈے (برہمن) ڈوب مریں گے۔

گرنتھ میں کہا گیا ہے

[illegible]

برے جانتے ہیں ... اور نیچوں میں بھی جو نیچ ہے۔ نانک کہتے ہیں ان سے میرا تعلق ہے۔ ان کے لئے میرا پرنام ہے۔

کبیر، نانک تک خاص طور سے سوچنے اسلام کے توسط سے اسلام کی تعلیم مساوات و انسانیت پہنچی تھی جس کی برکت سے سوسائٹی میں انقلابی تبدیلی آئی۔ تلسی بھی اسلامی نقوش سے قطعی بیگانہ نہیں ہیں، لیکن انھوں نے اس حد تک اسلامی افکار و تعلیمات سے استفادہ کیا ہے، جس حد تک بدلتے ہوئے حالات میں، ورن آشرم اور برہمن واد کی حفاظت میں بنیاد بن سکے۔

والمیکی کے رامائن میں ایک شودر شمبوک کے بے رحمانہ قتل کا ذکر پایا جاتا ہے اور یہ شرمناک، وحشیانہ عمل برہمنوں کے رام چندر جی سے کرایا ہے۔ شمبوک کا قصور کیا تھا؟ صرف یہ کہ وہ بھی ریاضت، ریاضت (تپسیا) کر کے جنت حاصل کرنا چاہتے تھے۔ راون، بالی وغیرہ کے قتل کی تو وجہ بھی ... بتائی جاتی ہے۔ لیکن شمبوک کے سلسلے میں کوئی معقول وجہ آج تک پیش نہیں کی جا سکی ہے۔ سوائے اس کے کہ شودر شمبوک نے اپنے فرائض (یعنی دوسری ذاتوں کی خدمت) کو چھوڑ کر ... گیان حاصل کرنا چاہتا تھا۔ جب کہ ... گیان ... وہ ... تک محدود ... تھا کہ ... ہوتا تو تجاویز شمبوک کے قتل کو ...

باقی صفحہ ... پر

گوشہ روزگار

ماحولیات کے تحفظ میں بھی روزگار مل سکتا ہے

شہروں میں لگاتار ہو رہے اضافے صنعتی ترقی اور سائنسی ترقی سے جہاں آلودگی نے ماحول کو کافی حد تک خراب کیا ہے۔ لگاتار ہونے والے ان خرابیوں کا ایک نتیجہ یہ ہے کہ اس سے ماحول لگاتار خراب ہوتا جا رہا ہے۔ لوگ اپنی ضروریات کے لئے جنگلوں کو اندھا دھند کاٹ رہے ہیں۔ ... سے نکلنے والے ... دھوئیں ... سے نہ صرف انسان بلکہ جانور اور چرند پرند بھی متاثر ہو رہے ہیں۔

ماحولیات کے ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر اسی رفتار سے سب کچھ چلتا رہا تو وہ دن دور نہیں جب ہم کھلے ماحول میں سانس لینے سے بھی محروم ہو جائیں گے۔ لیکن سکون کی بات یہ ہے کہ ماحولیاتی تحفظ کی کوشش جاری ہے۔ بہت سی سرکاری اور غیر سرکاری تنظیمیں اس سمت میں کام کر رہی ہیں اور اس میدان میں ... کے مواقع بھی ... ہیں۔ اسی لئے ریسرچ کے لئے بہت سی کمپنیاں وجود میں آ گئی ہیں۔

آج پوری دنیا میں ماحول کے خراب ہونے اور اوزون کی چھتری میں جگہ جگہ سوراخ ہو جانے کی وجہ سے اس کے خراب اثرات سے ہر انسان فکر مند ہے۔ ہمارے ملک میں بھی ماحولیاتی آلودگی کو روکنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اس میدان میں روزگار ... ماحولیاتی شعبہ پالیوشن کنٹرول بورڈ ...

سرکاری ادارے دستیاب کراتے ہیں۔ اس میں آپ کی تقرری ماحولیاتی انجینئر، سائنسداں، رضاکارانہ اداروں کے رکن اور ماحولیاتی مشیر کے عہدوں پر ہو سکتی ہے۔

ماحولیاتی انجینئرنگ میں داخلے کے لئے فزکس، کیمسٹری اور میتھ مضامین کے ساتھ ۱۰+۲ پاس ہونا ضروری ہے۔ اس میں داخلہ کیلئے ٹیسٹ بھی ہوتے ہیں۔ دو سالہ پوسٹ گریجویٹ کورس کی فیس تقریباً پچاس ہزار روپے ہے۔ اس میں حکومت کی طرف سے طلبہ کو وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔ ماحولیاتی انجینئرنگ کے علاوہ ایم ایس سی اور کئی طرح کے ڈپلومہ کورس بھی چلائے جاتے ہیں۔ آپ کئی چھوٹے بڑے اداروں میں جیسے ... آئی ڈی پی ایل، ... بورڈ ... انجینئرنگ ریسرچ سینٹر اور سرکاری اور غیر سرکاری اداروں میں بھی روزگار حاصل کر سکتے ہیں۔ ماحولیاتی انجینئرنگ میں بی ای تک چلانے والے کچھ ادارے اس طرح ہیں:

- کھڑگپور انسٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی
- کالج آف انجینئرنگ، کوٹہ (راجستھان)
- پی ای ایس کالج آف انجینئرنگ، منڈیا
- ... کالج آف انجینئرنگ، گجرات یونیورسٹی، احمد آباد
- دلی کالج آف انجینئرنگ، کشمیری گیٹ، دلی
- پی ایس سی ... یونیورسٹی دلی
- پوسٹ گریجویٹ انسٹی ٹیوٹ آف ...

انوار حسن، لکھنؤ

- جامعہ ملیہ اسلامیہ، انجینئرنگ اور ٹکنالوجی شعبہ جامعہ نگر دلی
- (ماحولیاتی سائنس اور انجینئرنگ میں دو سال کا ... کورس)
- انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ اور ٹکنالوجی ... بھوپال

•••

اسلام اور بیت المقدس

عالم اسلام

مسلمانوں سے مقابلہ حسن کی مخالفت کی اپیل

سوکوٹو (نائجیریا) ایک واحد مسلم گروپ نے نائجیریا سے کہا کہ وہ ۲۰۰۲ء کا مس ورلڈ مقابلہ حسن منعقد کرنے کا ارادہ ترک کر دے کیونکہ یہ مقابلہ نومبر میں ہونا ہے اور اس ماہ میں رمضان پڑ رہا ہے۔ شمال مغربی سوکوٹو ریاست کے جماعت المسلمین گروپ نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اس مقابلہ حسن کی مخالفت کریں۔ سوکوٹو کے سلطان محمد جو ملک کے سب سے طاقتور مسلم لیڈر ہیں ان کا کہنا ہے کہ یہ مقابلہ حسن عریانیت کی ترویج کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

بنگلہ دیش - ہندوستان [illegible] معاملات زیر غور

ڈھاکہ: ہندوستان ۲۰ خطرناک مجرموں [illegible]

ایرانی پارلیمنٹ میں استقرار حمل سے متعلق بل

تہران: ایرانی پارلیمنٹ [illegible]

ملیشیا میں دو ہزار گرفتار

کوالالمپور: ملیشیا کی پولیس نے دو ہزار [illegible]

آمنہ ودود - جمہوریت مخالف

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اسلام اور مسلمانوں کے خلاف رچی جانے والی سازش آج کی نہیں بلکہ بہت پرانی ہے۔ جس کی ابتدائی علامتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہی نظر آنے لگی تھیں۔ [illegible]

شام میں ایک طویل مدت تک مملکت اسلامیہ اور بازنطینی حکومت کے درمیان جنگوں کا سلسلہ جاری رہا [illegible]

[illegible]

میں نے اسلام کیوں قبول کیا

[illegible]

خلافت عثمانیہ دشمنان اسلام کی آنکھوں کا کانٹا

[illegible]

عالمی خبریں

...سازشوں کے نرغے میں

اس خطرے کے امکان کو پہلے ختم کرنے کے لیے رپورٹ میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ بحر متوسط کے جنوبی ساحل میں (ایشیا اور افریقہ) عرب ہو رہے ہیں، وہاں ایک قومی انسانی رکاوٹ کھڑی کر دی جائے جو نہر "سویز" کے قریب، جوار اور اس علاقے میں سامراجیت کی حلیف اور وفادار ہو اور یہاں کے باشندوں کی دشمن ہو۔

مشہور یہ ہے کہ سامراج نے اس دوران اپنے سامراجی منصوبوں کی تکمیل کی غرض سے صیہونیت سے گٹھ جوڑ کر لیا اور اسے پروگرام کی راہ ہموار کرنے کیلئے بیچ سے ممالک کے مقبوضہ علاقوں میں سرولی نظام نافذ کر دیا۔

یہ نظام اس وقت نافذ کیا گیا جب فرانس نے "فلسطین" کو اور شام میں برٹش انتداب کے طرز پر مملکت قائم کرنے کے لیے ان کا محاصرہ کر لیا۔ فرانس اس سے پہلے لبنان فتح کر کے وہاں کے دوراندیشے مسیحی عنصر کے سامنے واکر چکا تھا، جس کی وجہ سے انہیں "فلسطین، مصر اور شام" میں اپنا اثر و رسوخ جمانے کا سنہرا موقع ہاتھ آ گیا۔

سلطان عبدالحمید کے خلاف برپا ہونے والے انقلاب کے بعد منتخب شدہ سے لگے اور پھر کھڑے ہونے میں مغربی سازشیں کامیاب ہو گئیں اور سلطان کو تخت سے الگ دیا۔ در اصل سلطان ہی وہ شخص تھا جو بیت المقدس پر قبضہ

کرنے کے حوالے سے ہونے والی تمام یہودی ریشہ دوانیوں کے مقابلے میں ڈٹ رہا اور صیہونی سازشوں کے خلاف اپنے سخت موقف پر قائم رہا۔ ہرتزل نے پچاس ملین اشرفیوں کی سلطان کو پیشکش کی کہ یہودیوں کو قدس میں اقامت و ریاست کی اجازت دے دیں۔ سلطان اس خطرے کی سنگینی کو سمجھ گیا تھا، اس لیے اس نے ان کی اس پیشکش کو ٹھکرا دیا اور اس خطرے سے نمٹنے کے لیے اسلامی وحدت کی اپیل کی اور دولت عثمانیہ کے کمزور ہونے کے باوصف اپنے آخری دور تک جنگ و دو کرتا رہا تاآنکہ سلطان کو معزول کر دیا گیا اور سلطان کی معزولی ہی خلافت اسلامیہ کے سقوط اور اس میں تفریق و انتشار ڈالنے کی سمت میں پہلا قدم ثابت ہوئی۔

سلطان کی معزولی کے پیچھے تحریک "ماسونیت" ترکی کی "اتحادی ترقی تنظیم" اور توسیع پسندانہ (یہود کی حامی) صیہونیت کی مشترکہ سازش تھی، چنانچہ تنظیم اتحاد و ترقی ترکی خلافت عثمانیہ کو پہلی جنگ عظیم میں الجھانے اور اس کے سوالیہ جاندار کو خراس اور و خاص کے مابین تقسیم کرانے میں کامیاب ہو گئی۔

اس غرض سے "کیمپ" کانفرنس منعقد ہوئی، جس کے پلیٹ فارم سے اس سازش کو عملی جامہ پہنایا گیا اور اس وقت ایک ایسی عظیم سازش کے تحت "فلسطین" یہودیوں کے

حوالے کر دیا گیا، جس کی تاریخ میں کوئی نظیر نہیں ملتی۔ جس کا نعرہ ۱۹۱۸ء سے اب تک صرف دو قتلے پر مرکوز رہا ہے (اُمہ دائمی نیل سے دریائے فرات تک (عظیم اسرائیل) کا قیام اور (۲) اور سرا ہیکل سلیمانی کی تعمیر۔

انگریز سونیین کا خیال ہے کہ رومی صلیبی جنگ بڑا ساتویں صلیبی جنگ سے آٹھ صدیاں بعد ۱۹۱۷ء میں بیت المقدس پر برطانیہ کی آمد کا سبب بنی۔ اس وقت "لارڈ ایلن بی" نے یہ اعلان کیا: "اب صلیبی جنگوں کا سلسلہ ختم ہو گیا" اور گورو فرانسیسی نے دمشق میں صلاح الدین ایوبی کی قبر پر کھڑا ہو کر یہ جملہ کہا: "صلاح الدین! ہم دوبارہ آ گئے ہیں"۔

ابھی پہلی جنگ عظیم ختم نہیں ہوئی تھی کہ خلافت عثمانیہ مختلف ٹکڑوں میں بٹ کر رہ گئی اس کے اوقاف لوٹ لیے گئے اور اسلامی نظام کو دیس نکالا دے کر مغربی جمہوری نظام حکومت نافذ کر دیا گیا۔ اس طرح تمام سرکاری و غیر سرکاری اداروں میں اسلامی رسم الخط کے بجائے یورپی رسم الخط میں کام ہونے لگا۔ سب بڑھ کر ترکی میں اور عام مسلمانوں بالخصوص عربوں کو اس امدادی نظام کے حوالے سے ...، اس طرح پوری امت مسلمہ سامراجی اقتدار کے شکنجے میں آ گئی اور ایشیا اور افریقہ کے درمیان حد فاصل قائم کرنے کے متعلق ۱۹۱۷ء میں "سیرمان کامیل" کی وصیت کو عملی شکل دے جانے کی راہ ہموار ہو گئی، اس کے ساتھ ہی امت مسلمہ بے بسی کا شکار ہو گئی اور مغربی طاقتوں کے سر آمد خطرے میں گھر گئی۔

ترکی کے نئے سیکولر نظام حکومت نے سب سے پہلے خلافت کا خاتمہ کرتے ہوئے اسرائیلی مملکت کے قیام کی راہ ہموار کی۔ خلافت عثمانیہ کے سقوط کا اہم مقصد یورپی اقتدار اور تسلط کو تقویت پہنچانا اور اسے مستحکم بنانا تھا تاکہ مسلمان بے دست و پا ہو کر رہ جائیں اور یہی وہ مقصد تھا جس کے حصول کے لیے اسلام کے علاوہ تمام طاقتیں ٹوٹ پڑی تھیں۔

برطانوی وزیر اعظم "گلیڈ اسٹون" نے پارلیمنٹ میں کھڑے ہو کر ہاتھ میں قرآن شریف لے کر کہا: "جب تک یہ کتاب اس روئے زمین پر رہے گی اس وقت تک مسلمانوں کو زیر کرنے کی کوئی توقع نہیں رکھنی چاہیے، بلکہ اس سے خود ہمارا وجود خطرے میں رہے گا"۔

جس روز اس نے اپنے اس موقف کا اعلان کیا، اسی روز سے مغربی ممالک، صیہونیت اور یہودیت کو اپنے سب سے بڑے دشمن (عالم گیر اسلام) کے تئیں اسلام اور مسلمانوں کی جانب سے درپیش خطرات کا بخوبی اندازہ ہو گیا تھا، چنانچہ تمام صلیبی جنگ کے مقابلے میں اسلامی بیداری کا بنیادی سبب آزادی قرار دی گئی۔

آج ہم سازشوں کے آمنے سامنے ہیں، چنانچہ اگست ۱۹۶۹ء میں مسجد اقصیٰ میں آگ لگائے جانے کی ناپاک کوشش کی گئی صرف یہی نہیں بلکہ کوشش یہ ہے کہ یہودیوں نے اس کے اردگرد ہیکل سلیمانی کا سنگ بنیاد رکھے کی مذموم کوشش بھی کی۔ ... ہیکل سلیمانی کا کوئی نام و نشان اور نقشہ نہیں ملتا ہے۔ یہ کوئی ہیکل سلیمانی دو مرتبہ تعمیر کیا جا چکا ہے۔ پہلی

مرتبہ ۵۸۶ ق م میں شاہ بابل ... کے ہاتھوں "بخت نصر" نے اسے خاک میں ملا دیا، پھر اس کی تعمیر کی گئی اور ۷۰ء میں ٹائٹس نے ہیکل سلیمانی کو اس وقت ختم کر دیا جب حکومت روم کے خلاف یہودی جانب سے ہونے والی بغاوت کی وجہ سے فلسطین سے نکالا گیا۔

پھر دوسری مرتبہ ۱۳۵ء میں "ہادریانوس" نے فلسطین کو مکمل مسمار کر کے ہیکل سلیمانی کو بنیاد سے اکھاڑ کر پھینک دیا اور اس جگہ "جوپیٹر" (جوان کے نزدیک رب الارباب ہے) کے نام سے ایک بت خانہ تعمیر کرایا۔ چوتھی صدی عیسوی میں "قسطنطین" کے دور میں جب رومی، عیسائی مذہب میں داخل ہوئے تو اس وقت بھی ہیکل سلیمانی کا کوئی وجود نہیں تھا اور ۶۳۶ء میں تو مسلمانوں نے فلسطین فتح کر کے اس کے رگ و ریشہ میں خالص عربیت کی روح پھونک دی اور وہ پہلے ہی کی طرح خالص عربی ہو گیا۔

گولڈ اسمتھ کی صیہونی ان ہیکل کی تعمیر کو پس پشت ڈال کر "ہیکل سلیمانی" کی دوبارہ تعمیر کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ مسجد کی مغربی دیوار، جو ہیکل سلیمانی کی آخری نشانی ہے اور "حائط المبکی" (دیوار گریہ) کہتے ہیں یہاں کا آغاز حضرت سیمان علیہ السلام، جس کا (وعدہ بالفور) اور انگریز اس کے بیت المقدس میں آنے سے پہلے کوئی کا وجود نہ تھا اس دیوار کو مسلمان "حائط البراق" کے نام سے یاد کرتے ہیں، کیونکہ شب معراج میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری "براق" یہیں باندھی گئی۔

۱۹۳۰ء میں اقوام متحدہ نے اس مسئلے کے حل کے لیے ایک غیر جانب دار کمیشن قائم کیا جس نے اپنے ایک شائع شدہ بیان میں صاف طور پر کہا کہ اس دیوار پر یہودیوں کا کوئی حق نہیں ہے اس پر مکمل طور پر مسلمانوں کا حق ہے۔ لیکن اس کے باوجود تک ... اور اگاڑ پچھاڑ جاری ہے۔

ایسی صورت حال میں ہمارے لیے یہ ضروری ہو گیا ہے کہ ہم صلیبی جنگوں اور یہودی استعماری تسلط کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کا حل تلاش کریں۔ یہود و مسلمانوں کی تعلیمات اور ان کے جنگی و حربی تجربات کی روشنی میں آگے بڑھتا چاہیے اور مسلمان خواب غفلت سے جاگ کر کچھ ... ہو۔

جنگی اہمیت کے حامل تمام علاقوں پر یہودیوں کا مکمل قبضہ ہے اور ان پر ان کی فوجی چھاؤنیاں قائم ہیں۔ عرب ممالک میں کوئی بھی ایسا ملک نہیں ہے جہاں ہزاروں کی تعداد میں اسلام دشمن طاقتیں ... جنگی طیاروں سے ... موجود ہوں۔ تمام ... عرب ممالک ان ... کے لیے استعمال ہیں۔ "آبدوز" ... خلیج عرب ...

باقی صفحہ پر

برطانوی صحافی وائیوان ریڈلی کے قبول اسلام کی کہانی خود ان کی زبانی

کہ ہم چند بہاروں کو تباہ کر دیں گے تو افغانستان پوری دنیا پر بہتر ہو گی۔ ہم ایک یہاں آ گئے اور ہم سے بات کرنا چاہتے ہیں تو ہم نے سوچا یہ اچھا طریقہ ہے۔ ہمیں انہیں سبق سکھانا چاہیے۔

■ کیا آپ کے خیال میں طالبان کے ساتھ مذاکرات یا جارحانہ خیال کی کوئی گنجائش تھی؟

■ افغانستان میں جو کچھ ہوا وہ اس بات کی ایک بہترین مثال ہے کہ ہمیں کبھی بھی کسی ملک کو پوری طرح اتنا تنہا نہیں کر دینا چاہیے۔ اگر ایسا کیا جائے تو وہ ملک تمام اتحادیوں کا نشانہ بن جاتا ہے اور ہر ایک اس صورت حال سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ اگر مغرب ان کی مدد کرتا تو انہیں بیرونی امداد پر انحصار کرنے کی ضرورت نہ ہوتی اور ... تعاون ... کوئی نہیں جانتا کہ کیا تبدیلی آ سکتی تھی۔

■ اب آپ وہاں نہیں تو طالبان طرز کے اسلام کے بارے میں آپ کے کیا تاثرات ہیں؟

■ جیلخانے کے وقت ... بھوک ہڑتال پر تھی ... وہ میرے ساتھ بد سلوکی کرتے ... اور میرے ساتھ کا ذکر کر کے مخاطب کرتے تھے۔ وہ اطراف و اکناف کے حالات کی پرواہ کیے بغیر دن رات پانچ وقت نماز ادا کیا کرتے۔

■ آپ کو قید کرنے والوں کے سامنے آپ کے ساتھ ... کے کیا رویے تھے؟

■ میں اپنے پروگرام (جاسوسی) ... دور کرتی رہی۔ اس کے بعد میں نے انہیں ... کے لیے ایک افغان ... قیدی بچی ... کو لکھتی ... ہیں اور ... کی جو انہوں نے کہا ... میں نے سوچا یہ ... گاؤں میں ... کر ہی ... مجھے ... اور یہ بات ... ان کے ... دیکھا ... تو میں ... کہا۔ ... تاکہ ... دے ... کہ اگر آپ ... کو ... کہا کہ ... نے ... وہ ... میرے پاس آ کر ... مجھ سے ...

جانے کی کال دے ... میری حالت ... خطرناک ... ہو گئے۔

■ اب جبکہ آپ اسلام قبول کر چکی ہیں تو کیا دنیا بھر پر اس ... کی گئی؟

■ یہ بہت مشکل تھا۔ میں نے ان کی قید سے آزاد ہونے کا ایک منصوبہ بنایا تھا۔ میں ان کے لیے ... پیشکش ... کر سکتی۔ ... ان ... کسی ... جسمانی ... جنسی ... ایک ... بھی ... میرا مطلب ... ان کے لیے ... ۔ ... ۔ □□

عالمی خبریں

کبھی جدا نہ ہونے کا فیصلہ

ایڈنگ۔ لوری اور پاشا ٹل ایک پچاس سالہ زندگی میں کبھی ایک پل کے لیے بھی اکیلی نہیں رہیں اور نہ وہ رہنا چاہتی ہیں۔ وہ اصل میں جڑواں بہنیں ہیں، جنہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ آپریشن کے ذریعے کبھی الگ نہیں ہوں گی۔ ان دونوں کے سر ایک دوسرے سے اس طرح جڑے ہوئے ہیں کہ وہ ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکتیں، صرف آئینے میں ایک دوسرے کو دیکھ سکتی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ کسی بھی ہسپتال کے بارے میں ان کو یہ تاثر نہیں کہ جسمانی طور پر الگ ہونے کے باوجود ان کی شخصیتیں ایک دم جدا ہوں۔

سارک کا ۴۳ لاکھ روپے کا ایوارڈ

کاٹھمنڈو: سارک نے آٹھ ہزار امریکی ڈالر (تقریباً چار لاکھ روپے) کا ایک انعام قائم کیا جو ان افراد یا تنظیموں کو دیا جائے گا جو اس خطہ میں امن، ترقی اور علاقائی تعاون کو فروغ دینے کیلئے اور غربت کو دور کرنے کیلئے غیر معمولی کام کریں گے۔ اس ایوارڈ کے ساتھ ایک تمغہ اور ایک توصیفی سرٹیفکیٹ بھی دیا جائے گا۔ دو روزہ کانفرنس کے خاتمے پر گزشتہ ہفتہ سارک کی کونسل آف منسٹرز نے ایک

دستاویز کی منظوری دی ہے، ایک سیکشن بھی اس ایوارڈ کے لیے لوگوں کو نامزد کرے گی۔

نیپال میں زمین دھنسنے سے ۴۴ مرے

نیپال میں دارالحکومت کٹھمنڈو ... زمین دھنسنے کے سبب تباہ ہو گئے ایک گاؤں میں پولیس اور فوجیوں نے ملبے سے ۴۳ لاشوں کو برآمد کیا ہے۔ نیپال کے سرکاری ریڈیو کے مطابق یہاں سے ... کلومیٹر دور جنوب مشرق میں واقع اس گاؤں میں زمین دھنسنے سے ۴۴ لوگ دب کر مر گئے۔ گزشتہ ہفتہ بہ دست بارش کی وجہ سے زمین دھنسنے سے پاس کی ندی گاؤں کے تقریباً ۱۵ مکانات منہدم ہو گئے ہیں۔ تاہم بارش کی وجہ سے راحت کام میں رکاوٹ آ رہی ہے۔ ایک اور واقعہ میں ایک بھی ندی میں گر گئی جس میں ایک ... کی موت ہو گئی۔

دس روزہ وار ثقافت کانفرنس

جوہانسبرگ: ... ماحولیات اور معاشی ترقیات کے سالانہ پر امیر اور غریب ممالک کے درمیان ... دس روزہ عالمی کانفرنس یہاں شروع ہو گیا۔ اجلاس میں شرکت کرنے آئے مندوبین نے بتایا کہ امیر ممالک ابھی بھی ماحولیات اور معاشی ترقیات کے لیے غریب ممالک کو کوئی امداد یا ... دینے کے لیے تیار ہیں اس ... کی وضاحت ... مشکل ... استحکام ... میں کی گئی ہے۔

موٹاپا کم کرنے کے لیے دواؤں کا استعمال مضر

لندن: تجربے سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ جو لوگ موٹاپا کم کرنے کیلئے خوراک میں کمی اور جسمانی ورزش کے علاوہ دوا کا استعمال کرتے ہیں ان کو ذیابیطس کی بیماری پیدا ہونے کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ یہ بات ایک ٹیم نے ... نیلسن ... نے ... کے بعد ... دوا ... کم کرنے ... سے ... ہیں ... اور ... اثر ... ہو ... ۔

رشوت جو انسانی معاشرے کو گھن کی طرح برباد کر دیتی ہے

تحریر: مولانا عاشق الٰہی بلند شہری رح

قرآن مجید میں جگہ جگہ کسب حلال کا حکم دیا ہے اور آپس کے اموال کو غلط طریقہ پر کھانے سے بہت سختی کے ساتھ روکا ہے۔ سورہ نساء رکوع ۵ میں ارشاد ہے:

اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے اموال کو باطل طریقہ پر مت کھاؤ۔

باطل طریقہ پر کھانے کی کئی صورتیں ہیں جن میں سے ایک طریقہ رشوت خوری کا بھی ہے۔ رشوت کا لین دین انسانی معاشرہ کے لیے گھن کی حیثیت رکھتا ہے۔ ایک مجبور اور بے کس انسان اپنی حاجت پوری کرنے کے لیے رشوت دینے کو تیار ہو جاتا ہے اور رشوت لینے والا اسے شیر مادر (ماں کے دودھ) کی طرح ہضم کر جاتا ہے۔ رشوت خور کو غور کرنا چاہیے کہ اگر میں اس بے کس کی جگہ ہوتا اور مجھ سے رشوت طلب کی جاتی تو مجھ پر کس قدر شاق گزرتا۔ جو حال میرا ہے وہی اس کا ہے۔ [illegible] ضرورت مندی کے [illegible] انسان کے بھی خلاف ہے اور جذبات ایمانی کے بھی منافی ہے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: خبردار! کسی کا مال اس کے نفس کی خوشی کے بغیر حلال نہیں ہے۔ (مشکوٰۃ)

ایک شخص کسی منصب پر فائز ہے اس حیثیت سے اپنے عہدہ کے عوام و خواص کے کام انجام دینا ہے۔ ایک شخص اپنی حاجت لے کر [illegible] محکمہ کے سپرد کردہ ذمہ داری کی وجہ سے کرنا تھا۔ لیکن صاحب منصب نے [illegible] کام کیا اور تنخواہ اپنے محکمہ سے الگ وصول کرلی۔ یہ رشوت کی ایک صورت ہے۔ اس میں جہاں اپنے ایک بھائی کا مال ناجائز طور پر حاصل کیا، وہاں محکمہ کی بھی خلاف ورزی کی، مال حرام ملا۔ [illegible] ملعون و مذموم ہوا۔ جب رشوت کا سلسلہ چلتا ہے تو اپنے محکمہ کی خیانت بھی کرنی پڑتی ہے۔ کیونکہ محکمہ کے جن قواعد و ضوابط کے مطابق کام کرنا تھا رشوت لینے کی وجہ سے ان کی خلاف ورزی کی جاتی ہے۔ مثلاً کسی شخص کی صلاحیت نہیں ہے کہ اسے اپنے ماتحت [illegible] کیا جائے مگر رشوت کے سامنے نظر نیچی ہو جاتی ہے۔ ہر جس شخص مال کو دیکھتا ہے اصول کو پس پشت ڈالنے پر آمادہ کرتا ہے۔ [illegible]

صلاحیت والے محروم ہو جاتے ہیں۔ ایسا کرنے سے محکمہ کا کام بھی خراب ہوتا ہے اور یہ رشوت خور جس نے نااہل کا تقرر کیا، نہ صرف اپنے محکمہ کا بلکہ پورے ملک و ملت کا خائن ہوتا ہے۔

شریعت اسلامیہ میں رشوت لینا اور دینا ملک بیچنے والے اور دینے والے کا واسطہ بننا سخت ترین جرم ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

اللہ کی رحمت سے دور ہے جو رشوت دے اور رشوت لے اور اس پر جو واسطہ بن کر ان کے درمیان آ جا کرے۔ (مشکوٰۃ)

جو رشوت دیتا ہے وہ بھی اس لیے مجرم ہے کہ رشوت کے ذریعہ وہ حق کا حقدار بن جاتا ہے اور اصول و قواعد کے مطابق جو اس کا کسی طرح حق نہ تھا کسی دوسرے حقدار کا حق تھا اس کو محروم کرنے کا ذریعہ بنتا ہے اور یہ ظلم کی ایک قسم ہے۔

جس شخص سے رشوت طلب کی جائے، رشوت دینے کے بجائے رشوت لینے والے کا معین بن جاتا ہے اور اپنی غرض کی وجہ سے اپ جا تا ہے۔ جب معاشرہ میں اس کا رواج ہو جاتا ہے تو اس کی قوی اور اجتماعی سرزنش ہو جاتی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

جس قوم میں رشوت کا رواج ہو جائے اس کی گرفت رعب کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ (احمد)

مطلب یہ ہے کہ رشوت کی وجہ سے فطری اور تکوینی طور پر قلوب میں مرعوبیت کی شان پیدا ہو جاتی ہے۔ دشمن کے سامنے وہ حق کا بول بالا نہیں کر سکتے ہیں ان کو دشمنوں کا خوف کھاتا ہے۔ شجاعت و دلیری کے حوصلے پست ہو جاتے ہیں۔

بہت سے رشوت خور یہ کہتے ہیں کہ رشوت دینے والا خوشی سے دیتا ہے۔ ہم ڈرا دھمکا کر وصول نہیں کرتے۔ لہٰذا یہ ہدیہ ہوا رشوت نہ ہوئی۔ ایسا خیال کرنا سخت غلطی ہے اور بہت بڑی خود فریبی ہے۔ جب کسی شخص کو یقین ہو جائے کہ جس شخص سے کام متعلق ہے کچھ لیے بغیر میرا کام نہ کرے گا یا دیر کرے گا اور اس دوران کی پریشانی میری مصیبت ہے تو اچھے ہے وہ رشوت دینے کے لیے راضی ہو جاتے ہیں گو دل کی رضامندی نہیں ہے۔ اور شرعاً اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ بہت سے لوگ بیوی کا مہر نہیں دیتے ہیں اور اس سے معاف کرا لیتے ہیں۔ وہ یہ کہہ کر کہ معاف ہو گیا بیٹھ جاتے ہیں۔ اوپر کے دل سے یوں ہی معاف کر دیتی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: سو اگر تمہاری بیویاں نفس کی خوشی کے ساتھ اپنے مہر میں سے کچھ چھوڑ دیں تو اسے جائز سمجھتے ہوئے کھاؤ۔

دیکھو نفس کی خوشی کا اضافہ فرمایا ہے۔ معاف کرا دینے کا اعتبار نہیں۔ یہی بات آپس کے معاملات اور ایک دوسرے کا مال کھانے میں اس سے بھی سمجھنا چاہیے۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے: تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی لاٹھی (بھی) اس ارادہ سے نہ لے کہ اس سے مذاق ہے۔ اور حقیقت میں قبضہ کرنے کی نیت ہے جو اپنے بھائی کی لاٹھی لے لے اس کو واپس کرے۔ (ترمذی)

اس حدیث میں بھی وہی نصیحت فرمائی ہے کہ کسی کا مال اگر چہ حقیر ہو اس کے نفس کی خوشی کے بغیر نہ لے۔ صاف ظاہر ہے اور مختل دکھاوا دیا۔ یہ دل کی خوشی ہو [illegible] کسی کی ذرا سی چیز مالک کی دلی خوشی کے بغیر لینا جائز نہیں ہے۔

و ما علینا الا البلاغ

نقد و نظر

تبصرہ نگار: عبدالحمید نعمانی

کتاب کا نام: تحریک آزادی میں مسلم علماء اور عوام کا کردار
مؤلف: مولانا مفتی محمد سلمان منصور پوری
صفحات: ۲۳۹ قیمت: ۱۰۰ روپے
ملنے کا پتہ: کتب خانہ نعیمیہ، جامع مسجد، دیوبند، ضلع سہارنپور
تبصرہ نگار: عبدالحمید نعمانی

(تبصرہ کے لیے ہر کتاب کے دو نسخے کا بھیجنا ضروری ہے)

آزادی ہند کی تحریک میں "مسلم علماء و عوام کے شاندار کردار" کو واقف سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ ہزار کوششوں کے باوجود ختم نہیں کر سکتا۔ ملک کا چپہ چپہ جیلوں کے در و دیوار مسلمانوں کی قربانی اور برطانوی سامراج کے خلاف جدوجہد کی گواہ ہیں۔ انہوں نے اپنی قیمتی جانوں اور جائیدادوں کا جو نذرانہ پیش کیا ہے اس کا انکار ملک و قوم کی تاریخ کے ساتھ کھلواڑ کے علاوہ واقعات سے کھلی زیادتی اور ناانصافی ہوگی۔ پچھلے کچھ برسوں سے ایک منصوبہ بند طریقے پر ملک و قوم اور آزادی ملک کے لیے مسلم علماء و عوام کے روشن کردار پر گرد و غبار ڈالنے کی مذموم سعی کی جا رہی ہے۔ اور اگر اس کی مجبوری کی وجہ سے کسی مسلم مجاہد آزادی کا نام لینا پڑ جاتا ہے تو اس کی بے لوث مخلصانہ جدوجہد کو فرقہ وارانہ رنگ دے کر اسے مشکوک کر دیا جاتا ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد جیسے عظیم مجاہد آزادی بھی ہے اعتنائی کے شکار ہیں۔ جبکہ دوسری طرف ایسے افراد کو بہت نمایاں کرنے کی کوشش کیا جا رہا ہے، جن کا ملک کی آزادی میں رول نہ صرف مشکوک اور تہمت طلب ہے، بلکہ انہوں نے برطانوی سامراج کی سازش، ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان دوریاں اور منافرت و عداوت اور تفریق پیدا کرنے میں بڑی اعانت کی ہے۔ سا ور کر کا شمار بھی ایسے افراد میں ہوتا ہے جنہیں ہندوتو کے علمبردار ایک عظیم مجاہد آزادی کی حیثیت سے پیش کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ پچھلے دنوں وزیر داخلہ جناب نائب وزیر اعظم بھی ہو گئے ہیں، ایک نام نہاد مسلم وزیر کی ایک خوشامدانہ تقریب میں ساورکر کو دیش کے لیے مثالی نمونہ اور ملک کے ایک عظیم سپوت اور دیش بھگت کی شکل میں پیش کیا تھا۔ جب کہ تاریخ کا ہر طالب علم جانتا ہے کہ ساورکر نے انگریزوں سے معافی مانگ کر جیل سے رہائی حاصل کی تھی۔ اس کے بعد کے عمل سے ثابت کر دیا کہ ہندو مسلم اتحاد کے بجائے ہندوؤں اور مسلمانوں کے مابین نفرت، عداوت اور تفریق ڈالنے میں انگریزوں کے شانہ بشانہ شریک تھے۔ ایسی ایسے افراد کو عظیم مجاہد آزادی اور دیش بھگت کی حیثیت سے پیش کیا جا رہا ہے، جن کا کردار مکمل ملک کی آزادی کے لیے کچھ بھی ہے نہ جدوجہد کی بنیادی کڑیوں سے کوئی تعلق نہیں۔

لیکن دوسری طرف مسلم ہوتا ہے، ان کے ایک طرف، بہت سے لکھے پڑھے مسلم تعلیم یافتہ افراد بھی خود اپنی تاریخ اور بزرگوں کے کارناموں سے ناواقف ہیں اور بڑی حد تک بے خبر ہیں۔ اور تحقیق و مطالعہ تو یہ ہے کہ اپنے اسلاف کے کارنامے بتانے میں بھی ایک چھوٹی سی کتاب بھی نہیں ہے۔ ایسے حالات میں اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ مسلم علماء اور عوام نے ملک کی تحریک آزادی میں جو شاندار کردار ادا کیا ہے اس سے نئی نسل کو متعارف کرایا جائے۔ اس سے مسلمانوں کی نئی نسل میں جو احساس کمتری پیدا ہو رہا ہے اسے ختم کرنے میں مدد ملے گی۔

زیر تبصرہ کتاب میں یہی ایک کام عظیم دینی درسگاہ جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد کے مفتی مولانا محمد سلمان منصور پوری نے انجام دیا ہے۔ کتاب میں تاریخ کی مستند کتب کے حوالے سے مسلم علماء اور عوام کے کردار کو پیش کیا گیا ہے اور اس کے لیے سوال و جواب کے طرز کو اختیار کیا گیا ہے۔ زبان و اسلوب بہت سہل، صاف اور واضح ہے۔ کوشش کی گئی ہے کہ زیادہ سے زیادہ استفادہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ کوشش کی گئی ہے کہ کوئی بات بغیر ثبوت کے نہ لکھی جائے۔ امکانی حد تک پوری تحقیق سے کام لیا گیا ہے۔ اور ہر واقعہ کی دلیل مستند کتابوں سے دی گئی ہے۔ تحریک سید احمد شہید، ۱۸۵۷ء کی تحریک آزادی، اور اس کے ساتھ دارالعلوم دیوبند کی تحریک، تحریک شیخ الہند کے علاوہ جنگ کے آزاد ہونے تک تمام اہم واقعات و تحریکات کا ذکر کیا گیا ہے۔ کتاب کی ایک اہم ترین خوبی یہ ہے کہ اس میں مذکورہ تمام تحریکوں کے مختلف مراحل اور اہم واقعات اور تحریک کے محرم ہو کے مجاہدین کو ذکر بھی آ گیا ہے۔ جس سے آکابر و اسلاف عصر سازی اور انداز میں تحریک کے سلسلے کے بزرگوں کے ذکر و سوانح سے خصوصی دلچسپی ہے اور تحقیق و مطالعہ کا بڑا اچھا ذوق رکھتے ہیں۔ یہ سوانحی حصہ کتاب کی جان ہے۔ جس نے زیر تبصرہ کتاب کو مفید تر بنا دیا ہے۔ یہ تبصرہ نگار وثوق سے کہہ سکتا ہے کہ مولانا موصوف نے ان جہات کو بخوبی انجام دیا ہے۔ اس لیے یہ کتاب تحریک آزادی کی تاریخ میں ایک اہم اضافہ ہے۔ اس کتاب سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کی ضرورت ہے۔ خاص طور سے جو مسلم طلبہ اور اسکولوں کالجوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کو یہ کتاب ضرور پڑھنی چاہیے۔ دینی مدارس کے طلبہ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

حمد

منور بستوی

ہر تکلیف و مصائب سے اماں دیتا ہے کون؟
کون دیتا ہے بہاروں کو خزاں دیتا ہے کون
راہ سے بھٹکوں کو منزل کا نشاں دیتا ہے کون
کون ہے اس کے علاوہ سینے دل و دماغ دوں
کون دیتا ہے نماز [illegible] کا خیال
فرق [illegible] کس طرح کوئی کرے
کلیاں چٹکیں، پھول مہکے، آ گئی فصل بہار
مسکراہٹ کون دیتا ہے لبوں کو بے شمار
کیوں زمیں پر بیٹھے ہو؟ اٹھو! آسماں کی بات ہو
منکروں کو سمجھنے کے لیے عقل سلیم
کون تاروں کو اڑا دیتا ہے چاند کی
تم کو ساحل کی جھلک طوفاں میں آتی نظر
صرف سب کچھ اللہ ہے اللہ سب کو اور پھر
اے منور لیا تھیر جہاں دیتا ہے کون

وہ بھی کون ہے، کس کو کہاں دیتا ہے کون
اور لاکر گلستاں گل لالہ دیتا ہے کون
دھوپ سے بچنے سروں کو سائباں دیتا ہے کون
زندگی کو تابندگی وہ دیتا ہے کون
پانچ وقتوں کے لیے وہ اذاں دیتا ہے کون
بعد مرنے کے حیات جاوداں دیتا ہے کون
شب کی جب صبح کو، بھیجی سماں دیتا ہے کون
اور آنکھوں کو بھلا اشک رواں دیتا ہے کون
کون دیتا ہے زمیں کو دہ سماں دیتا ہے کون
بات کرنے کے لیے منہ میں زباں دیتا ہے کون
جگمگی شب کو فصل بھگتاں دیتا ہے کون
ناخدا کو کشتیوں کو بادباں دیتا ہے کون

کس طرح اس حال میں خوشیاں مناؤں دوستو!

مفتی محمد اسحاق مظہر سہارنپوری

دل میں تیکی آ رہی ہے یا دل بکھر رہا ہے
ایسے دکھ انسانیت ... [illegible]
اور اس مقصد کی خاطر ... [illegible]
[illegible]

بھی اماں ہیں تو پھری تم زندہ ہیں
[illegible]

پھر بھی ہر طرف دیکھا ہے کہ وہ جو اب
اس چمن میں مسکراتی ہیں جن کو پھول تھا

دو سو سے زائد بے گناہ افراد کا قاتل
برھیشور عرف مکھیا

کیا حکومت کیفر کردار تک پہنچا سکے گی؟

سارے سے رنجش کرتے پائے جاتے ہیں۔ [illegible] ہوئے [illegible] بلاشبہ [illegible] ہیں۔

مانا کہ ایک خاص ذات کے لوگ اس کو عقیدت سے سلام کرتے ہیں لیکن پولیس کے علاوہ تمام سیاسی پارٹیاں اور دبے کچلے عوام اس کو درندہ اور غریبوں کا قاتل کہتے ہیں۔ اس پچپن سالہ آدمی کا نام "برھیشور سنگھ" عرف "مکھیا" ہے جو اعلیٰ ذات کی خونخوار تنظیم "رنویر سینا" کا سربراہ ہے اور اس وقت پولیس کے شکنجہ میں پھنسا ہوا ہے۔

اس کی پراسرار روپوشی کی طرح اس کی گرفتاری بھی موضوع بحث بنی ہوئی ہے۔ پولیس کی اطلاع کے مطابق گرفتاری کے دن برھیشور [illegible] [illegible]

وارداتوں میں شامل ہونے سے انکار نہیں کیا ہے جبکہ خود مکھیا کا کہنا ہے کہ اس نے صرف [illegible] کوئی غیر انسانی کام نہیں کیا [illegible]

اس شخص کی [illegible] میں سماجی اور انتقالی حالات کا کافی دخل ہے [illegible] حفاظت مانگتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ قتل عام [illegible]

منتخب کیا گیا۔ ۱۹۹۴ء میں اس کے گاؤں کے ایک [illegible] کسان کو قتل کر دیا گیا۔ مقتول کسان کی لاش کے ساتھ گاؤں میں دو دنوں تک لوگ [illegible] پولیس [illegible] گاؤں کے لوگوں نے باقاعدہ میٹنگ کر کے ایک تنظیم بنانے اور کسانوں کی حفاظت کا عزم [illegible]

پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ کسانوں نے اپنی حفاظت کے لیے ہتھیار اٹھائے ہیں [illegible] رنویر سینا [illegible]

اور بچوں کے مارے جانے پر افسوس کا اظہار کرتا ہے لیکن اس کے [illegible] [illegible]

قتل عام کی وارداتوں کا سلسلہ

گاؤں، ضلع	تاریخ	مرنے والوں کی تعداد	گاؤں، ضلع	تاریخ	مرنے والوں کی تعداد
کھیری، بھوجپور	۲۹ اپریل ۱۹۹۵ء	۵	سرتھوا، بھوجپور	۲۵ جولائی ۱۹۹۵ء	۶
نور پور، بھوجپور	۱۵ اگست ۱۹۹۵ء	۶	چنڈی، بھوجپور	۷ فروری ۱۹۹۶ء	۴
بتھانی ٹولہ، بھوجپور	۱۱ جولائی ۱۹۹۶ء	۲۱	[illegible]، بھوجپور	۱۲ دسمبر ۱۹۹۶ء	۵
ایک واری، بھوجپور	۲۵ نومبر ۱۹۹۶ء	۶	ہیبس پور، بھوجپور	۲۳ مارچ ۱۹۹۷ء	۱۰
ایک واری، بھوجپور	۱۰ اپریل ۱۹۹۷ء	۹	[illegible]، بھوجپور	۱۱ مئی ۱۹۹۷ء	۱۰
[illegible]، جہان آباد	[illegible] ۱۹۹۷ء	۱۰	لکشمن پور باتھے (جہان آباد اب ضلع ارول)	۳۰ نومبر ۱۹۹۷ء	۵۸
شنکر بگہا، ارول ضلع	۲۵ جنوری ۱۹۹۹ء	۲۳			
نارائن پور، جہان آباد	۱۰ فروری ۱۹۹۹ء	۱۲	[illegible]، گیا	۲۱ اپریل ۱۹۹۹ء	۱۲
[illegible]، روہتاس	۱۰ مئی ۲۰۰۰ء	۵	میاں پور، اورنگ آباد	۱۶ جون ۲۰۰۰ء	۳۳

سلسلہ کا نہیں ہے مکھیا کا کہنا ہے کہ [illegible] انکار نہیں کیا جا سکتا [illegible]

گیا، برھیشور نے آس پاس کے گاؤں میں گھوم گھوم کر اپنی حفاظت کے لیے لوگوں کو تیار [illegible]

حالت ابتر ہو جانے کی وجہ دوسری سیناؤں کی ہے۔ [illegible]

[illegible] برھیشور بھگوان نے کیا تھا۔ دو بیٹوں (ایک بیٹا پی ایس ایف میں اور دوسرا کسان) اور ایک بیٹی (ریلوے کے ایک افسر کی بیوی) کے والد برھیشور کی بیوی نے اس سے عدالت کے ذریعہ تعلق توڑ لیا ہے۔ برھیشور قتل عام کو غلط نہیں مانتا، یہ تو صرف ردعمل ہے حالانکہ عورتوں [illegible]

[illegible] پولیس دوسری دہشت گرد تنظیموں کے خلاف بھی کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے۔ پٹنہ پولیس نے گزشتہ ہفتہ [illegible] کو گرفتار کیا تھا اس پر حکومت نے دو لاکھ روپیہ کے انعام کا اعلان کر رکھا تھا۔

رنویر سینا کے چیف کی گرفتاری کے باوجود پولیس کو خدشہ ہے کہ برھیشور نے مسلح گروہوں کے خلاف [illegible] اعلیٰ ذات کے کسانوں کی جس اجتماعیت کو فروغ دیا ہے اس کے ذریعے غریبوں کے خلاف یہ خونیں کھیل شاید رک نہیں پائے گا۔ ◻◻

بقیہ: میزان [illegible] سے

[illegible] ایک خدا کی پرستش کرتے ہیں، تو توقع کرتے ہیں کہ وہ بھی اس مقام تک آ جائے، تو مجھے اس کے علمبردار انسانیت ہونے میں یقین کی حد تک شبہ ہے۔ ◻◻

فہرست ریلیف فنڈ برائے گجرات

قسط ۱۰

2,050/-	
4,220/-	
1,500/-	
1,750/-	
1,010/-	
1,250/-	
2,504/-	
100/-	
100/-	
500/-	
100/-	
200/-	
1,700/-	
500/-	
300/-	
400/-	
6,400/-	
510/-	
5,600/-	
150/-	
1,000/-	
500/-	
180/-	
50/-	
1100/-	
200/-	
300/-	
400/-	
200/-	
300/-	
100/-	
50/-	
300/-	
500/-	
300/-	
300/-	
500/-	
500/-	
200/-	
1,340/-	
2,000/-	
300/-	
500/-	
300/-	
200/-	
700/-	
200/-	
210/-	

(جاری)

ملک و ملت بچاؤ تحریک سے متعلق ایک اہم اور کامیاب اجلاس عام

جمعیۃ علماء بہرائچ کا عظیم الشان اجلاس

بقیہ، گورو یاترا صفحہ ۲ سے

امریکی جارحیت کے خلاف متحدہ اقدامات ہوں

سانحۂ ارتحال

ضلع کشی نگر اور دیوریا کے مدارس کا جمعیۃ کے وفد کا دورہ

ریل حادثہ پر امیر الہند مدظلہ کا اظہار افسوس

اعلان غائب غیر منقولہ التحریر

اسلامی مدارس کے خلاف تحریک چلانے والے امریکہ اور یورپ کے غلام ہیں

ممبئی کے اجلاس سے مولانا سید ار [illegible] مدنی مدظلہ کا خطاب

[illegible]

ملک و ملت بچاؤ تحریک کی تیاریاں شباب پر

مجلس عمل ملک و ملت بچاؤ تحریک

[illegible]

ملک و ملت بچاؤ تحریک: ابتدائی مراحل کی تیاریاں مکمل

رپورٹ: مولانا اقبال قاسمی

[illegible]

ملک و ملت بچاؤ تحریک کے سلسلے میں جمعیۃ علماء بہار [illegible] کی میٹنگ

[illegible]

بقیہ: اسلام اور بیت المقدس [illegible] سے

[illegible]

سرفروشی کی تمنا

بسمل عظیم آبادی

سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے
وقت آنے دے، بتا دیں گے تجھے، اے آسماں
ہم ابھی سے کیوں بتائیں، کیا ہمارے دل میں ہے
اے شہید ملک و ملت میں ترے اوپر نثار
اب تری ہمت کا چرچا غیر کی محفل میں ہے
وائے قسمت پاؤں کی، اے ضعف کچھ چلتی نہیں
کارواں اپنا ابھی تک پہلی ہی منزل میں ہے
رہرو راہ محبت، رہ نہ جانا راہ میں
لذت صحرا نوردی، دوریٔ منزل میں ہے
شوق سے راہ محبت کی مصیبت جھیل لے
اک خوشی کا راز پنہاں جادۂ منزل میں ہے
آج پھر مقتل میں، قاتل کہہ رہا ہے بار بار
آئیں وہ شوق شہادت، جن کے دل میں ہے
مرنے والے آؤ، اب گردن کٹاؤ شوق سے
یہ غنیمت وقت ہے، خنجر کف قاتل میں ہے
مانع اظہار تم کو ہے حیا، ہم کو ادب
کچھ تمہارے دل میں ہے اور کچھ ہمارے دل میں ہے
میکدہ سنسان، خم الٹے پڑے ہیں، جام چور
سرنگوں بیٹھا ہے ساقی، جو تری محفل میں ہے
اب نہ اگلے ولولے ہیں اور نہ وہ ارماں کی بھیڑ
صرف مٹ جانے کی حسرت، اک دل بسمل میں ہے

منظر پس منظر

منصور علی خاں کاندار

بش کی ہٹ دھرمی — حملے کا مقصد — ایک پیش گوئی

بش کی ہٹ دھرمی

امریکہ کے صدر جارج ڈبلیو بش عراق پر حملہ کرنے کے حق میں دنیا کے ملکوں کو ہموار کرنے کی مسلسل کوشش کررہے ہیں۔ اس مقصد کے تحت وہ نیویارک میں ہر بڑے ملک سے رابطہ قائم کرکے تبادلہ خیال کررہے ہیں، لیکن ابھی تک انہیں کامیابی نہیں ملی ہے۔ دنیا کی بڑی طاقتوں چین، روس، جرمنی، فرانس اور یوروپی یونین کے ملکوں نے ان کی ہمنوائی کرنے سے انکار کردیا ہے۔ اکثر ملکوں کی رائے یہی ہے کہ عراق کے خلاف فوجی کارروائی کرنے سے پہلے اس کی منظوری اور اجازت اقوام متحدہ سے حاصل کی جائے۔ بعض نے تو یہ بھی اشارہ دے دیا ہے کہ اگر امریکہ نے یہ معاملہ سلامتی کونسل میں پیش کیا اور کونسل نے امریکہ کے دباؤ میں عراق پر فوج کشی کی اجازت دے بھی دی تو شاید وہ اس فیصلے کے خلاف ویٹو (حق استرداد) استعمال کرے گا۔ جارج بش کو عراق پر حملے سے باز رکھنے کی کوشش جس طرح دوٹوک انداز میں اب ہو رہی ہے، پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ فرانس نے کہا ہے کہ اگر عراق پر حملہ کیا گیا تو وہ [illegible] اپنا بحری بیڑہ واپس بلالے گا۔ جرمنی نے کہا ہے کہ وہ امریکہ کی فوجی کارروائی میں کسی بھی قسم کا فوجی تعاون نہیں کرے گا۔ عرب ملکوں، بحرین اور متحدہ عرب امارات نے صاف کہہ دیا ہے کہ وہ امریکہ کو نہ تو فوجی اڈے دیں گے اور نہ اپنی سرزمین کو استعمال کرنے کی اجازت دیں گے۔ اس کے باوجود امریکی وزیر دفاع ڈونالڈ رمسفیلڈ کا کہنا ہے کہ جب ہم عراق پر فوجی حملہ کریں گے تو سبھی ملکوں کی مخالفت اور اعتراضات ختم ہوجائیں گے اور اگر ایسا نہیں ہوا تو امریکہ کے پاس اتنی طاقت ہے کہ وہ تنہا عراق کو سبق سکھا سکتا ہے۔ جارج بش کے تازہ بیان میں تو یہی دھمکی دی گئی ہے کہ اگر اقوام متحدہ نے ساتھ نہ دیا تو امریکہ اس کی بھی پرواہ نہیں کرے گا اور تنہا وہ سب کچھ کرے گا۔

[illegible] جاسکتا ہے۔ اقوام عالم کی تاریخ میں پہلی بار صاف طور پر یہ نظر آرہا ہے کہ ایک سپر طاقت عالمی رائے عامہ کو نظر انداز کرنے پر آمادہ ہے۔

حملے کا مقصد

امریکہ کس لیے عراق کے خلاف طاقت آزمائی کرنے پر بضد ہے؟ اب تک جو کچھ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ صدر صدام حسین کو اقتدار سے بہر قیمت ہٹانا چاہتا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ عراق ایٹمی اور دوسرے مہلک ہتھیار تیار کررہا ہے اور اقوام متحدہ کے معائنہ کاروں کو اپنے خفیہ کارخانوں اور اداروں کے معائنے کی اجازت نہیں دے رہا ہے لیکن اس کے [illegible]

حقیقت پوشیدہ ہے کہ امریکہ میں یہودی لابی حکومت کو عراق پر حملہ کرنے کے لیے آمادہ کررہی ہے۔ کیونکہ امریکی یہودی عراق کے صدر صدام حسین کو اسرائیل کے لیے سب سے بڑا خطرہ سمجھتے ہیں۔ ان کے خیال میں کسی عرب ملک میں اسرائیل کے خلاف کوئی قدم اٹھانے کی طاقت اور ہمت نہیں ہے۔ صرف صدام حسین ہی اسرائیل کے لیے مشکلات پیدا کرسکتے ہیں۔ امریکہ اس لیے بھی صدام کو اقتدار سے ہٹانے پر آمادہ ہے کہ وہاں اپنی پسند کی حکومت قائم کرکے اسرائیل کو ہر طرف سے کسی بھی خطرے سے محفوظ کردے۔ امریکہ کے اس موقف کے خطرناک مضمرات ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس سے کسی بھی طاقتور ملک کی طرف سے کسی کمزور ملک کے اندرونی معاملات میں کھلی مداخلت کی ایک نظیر قائم ہوجائے گی۔ دوسرا یہ کہ اس طرح کوئی بھی ملک دوسرے پر طاقت کے ذریعہ حملہ اور قبضہ کرسکتا ہے۔ اس طرح اقوام متحدہ کی غرض و غایت ہی نہیں بلکہ اس کا وجود ہی بے معنی ہوجائے گا اور وہ ختم ہوجائے گا۔ پھر یہ ممکن ہے کہ یو این او کا انجام بھی جمعیت اقوام جیسا ہو اور دنیا میں خون خرابہ روکنے کے لیے کوئی اخلاقی طاقت بھی موجود نہ رہے۔ اقوام متحدہ ابھی تمام تر کمزوریوں اور خامیوں کے باوجود بہرحال ایک ایسی اخلاقی طاقت ضرور ہے جو بین الاقوامی برادری کو امن و امان قائم رکھنے اور اپنی جائز حدود میں رہنے کا پابند رکھ سکتی ہے۔ اگر امریکہ صدام کو ہٹانے کے بہانے عراق پر حملہ کرتا ہے اور اس ملک کے عوام کو ہلاک اور ملک کو تباہ کرنے میں کامیاب ہوجاتا ہے تو اس سے عالمی امن کے نظم و نسق کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ بہت سے ملک ایک دوسرے سے دست و گریباں ہوکر خون خرابہ پر اتر سکتے ہیں اور دنیا کا امن و سکون غارت ہوجائے گا۔ اس سے دہشت گردی [illegible] کو بڑھاوا ملے گا اور امریکہ کی ساکھ اور وقار کو بھی زبردست نقصان پہنچے گا۔ دنیا کے بہت سے ملک اس کے خلاف ہوجائیں گے۔ دنیا کی منڈیوں میں امریکی مال کی کھپت کم ہوجائے گی جس کا اثر امریکی معیشت پر پڑے گا اور ایک تباہ حال امریکہ کے عوام کا معیار زندگی گرجائے گا۔

ایک پیش گوئی

یہ امکانات ہمارے ہی ذہن کی تخلیق نہیں بلکہ خود امریکہ کے اندر بش کے فیصلے کے خلاف رائے عامہ نے بھی ظاہر کیے ہیں۔ امریکی کانگریس کے کئی ممبروں اور سینیٹروں نے بھی صدر بش کے موقف سے اختلاف ظاہر کیا ہے۔ البتہ امریکہ کے یہودی اور صدر کے کچھ قریبی ساتھی یہ چاہتے ہیں کہ صدام کو ہٹانے کے لیے امریکہ کو [illegible] فوجی طاقت استعمال کرنی چاہیے۔ وہ ایک ہی بات کی تکرار کررہے ہیں کہ صدام کو جلد سے جلد ہٹانا بے حد ضروری ہے اور عراق کے خلاف حملہ میں دیر [illegible] خطرہ ثابت ہوسکتی ہے۔ [illegible] اپنے سے کمزور ملک کے اندرونی معاملات میں اس طرح کھلی مداخلت کرکے وہاں اپنی پسند کی حکومت قائم کرنے کی کوشش کرے [illegible] کے لیے آنے والے خطرات کی [illegible] ہے۔ جب ایسا ہوگا تو کوئی بھی ملک اپنی آزادی، خود مختاری اور سالمیت کو برقرار نہیں [illegible]

رکھ سکے گا [illegible] امریکہ [illegible] سوال یہ ہے کہ [illegible] ایک پیش گوئی کی ہے کہ ۲۰۰۴ء تک امریکہ کا عروج زوال میں تبدیل ہوجائے گا۔ [illegible] پیش گوئی کے مطابق امریکہ کے زوال کی شروعات "افغانستان" پر حملے [illegible] عراق پر حملے کے لیے [illegible] امریکہ [illegible] دنیا اس کی طاقت سے [illegible] امریکہ اپنی طاقت کا [illegible] اسرائیل کے [illegible] عراق پر حملہ کرنے کی بات کرکے [illegible] امریکہ [illegible] پالیسیوں سے [illegible] اگر امریکہ نے عراق پر حملہ شروع کردیا [illegible] سال کے اندر امریکہ کا زوال شروع ہوجائے گا اور اس کی حالت [illegible] ہوجائے گی۔ [illegible] امریکہ کے بارے میں کی پیش گوئی [illegible] ہے۔ □□

آسام و بہار کے سیلاب زدگان کی بھرپور امداد کیجیے۔ جمعیۃ علماء ہند کی اپیل

آسام اور بہار میں سیلاب کی تباہ کاری اور جان و مال کی بربادی جس بھاری پیمانے پر ہوئی ہے وہ کسی پر مخفی نہیں ہے۔ سیلاب سے بڑی تعداد میں افراد متاثر ہوئے ہیں، متاثرہ علاقوں کی صورت حال بہت ہی سنگین ہے۔ بہار میں لاکھوں ایکڑ علاقے میں کھڑی فصلیں تباہ ہوگئی ہیں اور جنوں افراد جان بحق ہوچکے ہیں۔ یہی حال آسام کا ہے، وہاں کے سولہ اضلاع سیلاب کی زد میں آگئے ہیں، پچاس لاکھ افراد متاثر ہیں، ابتدائی اندازے کے مطابق درجنوں افراد کی جانیں گئی ہیں، صرف دھیمجی ضلع میں گیارہ سو سے زائد مواضعات متاثر ہیں، ۳۲۹۳ دیہات زیر آب ہیں، مویشیوں اور بچوں کے لیے [illegible] کی بھاری قلت ہے۔ بازآبادکاری اور متاثرہ افراد کی مدد کے لیے صرف حکومت پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اس لیے جمعیۃ علماء ہند نے اپنی تاریخ روایت کے مطابق بے گھر اور بے سہارا افراد کو اشیاء خورونوش اور غذائی اشیاء کی فراہمی کا کام شروع کردیا ہے۔

ایک خاندان کے لیے ایک ہفتہ کی ضروری اشیاء (دال، چاول، آٹا، تیل، نمک، پیاز وغیرہ) پر اوسطاً سو روپے اور ایک معمولی رہائشی مکان پر دو ہزار روپے کا صرفہ آرہا ہے۔

تمام اصحاب خیر اور درد مند حضرات سے اپیل ہے کہ حسب استطاعت مصیبت زدوں کی اعانت میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہوں اور جمعیۃ کے وابستگان و احباب خصوصی توجہ سے کام لے کر حسب سابق مصیبت کی گھڑی میں متاثرین کی بازآبادکاری میں تعاون کریں۔

(۱) جمعیۃ علماء ہند، ۱- بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی ۲- فون: 011- 3311455, 3317729

نوٹ: چیک اور ڈرافٹ جمعیۃ علماء ہند JAMIAT ULAMA-I-HIND کے نام جاری کریں۔

جاری کردہ: شعبہ نشر و اشاعت، جمعیۃ علماء ہند، ۱- بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی ۲

الجمعیۃ

پرنٹر و پبلشر: مولانا محمود مدنی
مدیر: محمد حنیف رحمانی
ملکیت: جمعیت ٹرسٹ سوسائٹی
مقام اشاعت: مدنی ہال، ۱- بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲
مطبوعہ: [illegible]

